

صلہ رحمی

(۴۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ. (بخاری، رقم ۵۹۸۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رحم کا تعلق رحم سے جڑا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (رحم سے) فرمایا ہے کہ جو تجھے ملاتا ہے، میں اسے (اپنے ساتھ) ملاتا ہوں اور جو تجھے کاٹتا ہے، میں اسے (اپنے آپ سے) کاٹتا ہوں۔

(۴۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّىٰ إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ: بَلَىٰ يَا رَبِّ قَالَ: فَهُوَ لَكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْرَءُوا إِنِ

ثُمَّ، (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ).
(بخاری، رقم ۵۹۸۷-مسلم، رقم ۶۵۱۸)

ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو تخلیق کیا۔ پھر جب وہ تخلیق سے فارغ ہوا تو رحم (عرش کا پایہ پکڑ کر) کھڑا ہوا اور کہا کہ یہ اس کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ چاہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہاں، کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے تعلق رکھوں گا جو تیرے تعلق کو جوڑے گا اور اس سے بے تعلق رہوں گا جو تیرے تعلق کو کاٹے گا۔ رحم نے کہا کہ کیوں نہیں، اے میرے رب (میں راضی ہوں)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کو یہ (مقام و مرتبہ) دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”پس اگر تم نے منہ پھیرا تو اس کے سوا تم سے کچھ متوقع نہیں کہ زمین میں فساد برپا کرو اور اپنے رحمی روابط پر چھری چلاؤ۔“

(۴۳)

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبُ مَا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهًا، قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. (بخاری، رقم ۵۹۸۳)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ لوگ (اسے دیکھ کر) کہنے لگے: اسے کیا ہو گیا

ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھیجی اسے ہونا کیا ہے، اسے ضرورت ہے (اس لیے پوچھ رہا ہے)، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی طرف متوجہ ہو کر) کہا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رجمی کرو۔ (تمہارا مسئلہ حل ہوا، اب) اس (کی لگام) کو چھوڑ دو، راوی کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ اس وقت آپ اپنی سواری پر تھے۔

(۴۴)

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ وَفَّقَ أَوْ لَقَدْ هَدَى قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ. (مسلم، رقم ۱۰۴)

ابوایوب (انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں ایک بدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ کی اونٹنی کی رسی یا نکیل پکڑ لی۔ پھر اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول یا کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے اور پھر اپنے صحابہ پر نظر ڈالی اور کہا کہ اسے توفیق دی گئی ہے یا یہ کہا کہ یہ ہدایت دیا گیا ہے۔ آپ نے اُس سے فرمایا: (پھر سے کہو) تم نے کیا پوچھا تھا؟ تو اُس نے اپنی بات دہرا دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ، نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اوٹنی (کی لگام) کو چھوڑ دو۔

توضیح

ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک رحمی رشتہ و تعلق کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ فرمایا کہ جو شخص رحمی رشتوں کے حقوق ادا کرے گا، وہی اپنے ساتھ خدا کے تعلق کی امید کر سکتا ہے اور جو شخص انہیں کاٹے گا تو وہ یاد رکھے کہ خدا اسے اپنے آپ سے کاٹ دے گا۔ نیز صلہ رحمی اختیار کرنا ان اعمال میں سے ہے جو انسان کو جہنم سے دور اور جنت کے قریب کرتے ہیں۔

(۴۵)

قطع رحمی کی سزا

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (بخاری، رقم ۵۹۸۴)

جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۴۶)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ. (مسلم، رقم ۶۵۲۱)

جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع رحمی

کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

توضیح

ان احادیث میں قطع رحمی کے جرم کی سنگینی بیان کی گئی ہے۔ قطع رحمی سے یہ مراد نہیں کہ کسی آدمی سے صلہ رحمی کے حوالے سے کچھ کوتاہیاں ہو جائیں، بلکہ یہاں قطع رحمی کرنے والے سے وہ شخص مراد ہے جس نے رحمی رشتوں کے حقوق کو پامال کیا یہاں تک کہ اسے خدا کی عدالت میں قطع رحمی کا باقاعدہ مجرم قرار دیا گیا، ایسے شخص کے بارے میں یہ وعید ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ رحمی رشتوں کو توڑنا بڑی سنگ دلی کی بات ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ خدا کے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے اور اس کا مرتکب جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۴۷)

صلہ رحمی کی برکات

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.
(بخاری، رقم ۵۹۸۶-مسلم، رقم ۶۵۲۳)

انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی اور عمر میں برکت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

توضیح

رزق میں فراخی اور عمر میں برکت کے الفاظ زندگی کے ہر پہلو میں خدا کی رحمت اور اس کے فضل کو بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص اپنے قرابت داروں کے حقوق کی نگہداشت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی نعمتوں میں اضافہ بھی کرتے اور اسے ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع بھی دیتے ہیں۔

صلہ رحمی کا کمال

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.

(بخاری، رقم ۵۹۹۱)

عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: صلہ رحمی (کا کمال) یہ نہیں کہ آدمی بدلے میں صلہ رحمی کرے، بلکہ یہ ہے کہ آدمی قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

توضیح

یہ بات درست ہے کہ اچھے رویے کے جواب میں اچھا رویہ ہی اختیار کرنا چاہیے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ. ”نیکی کا بدلہ تو نیکی ہی ہے۔“

(الرحمن ۵۵:۶۰)

لیکن اس رویے کو ہم کسی آدمی کی نیکی کا کمال نہیں کہہ سکتے۔ نیکی کا کمال یہ ہے کہ آدمی برا سلوک کرنے والے کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ. (حم السجدہ ۴۱:۳۴)

”بھلائی اور برائی دونوں یکساں نہیں ہیں، تم برائی کو اُس چیز (نیکی) سے ہٹاؤ جو زیادہ بہتر ہے، تو تم دیکھو گے کہ وہی جس کے اور تمہارے درمیان عداوت

ہے، وہ گویا ایک گہرا دوست بن گیا ہے۔“

یقیناً نیکی کا کمال یہی ہے کہ آدمی برائی کے جواب میں بھی نیکی ہی کرے۔

درج بالا حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ صلہ رحمی کا کمال یہ نہیں کہ آدمی صرف انھی لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے

جو اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں، بلکہ اس کا کمال تو یہ ہے کہ انسان اُن کے ساتھ بھی صلہ رحمی ہی کا برتاؤ کرے جو اُس کے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com